ترجمان الحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شام...... بحران در بحران!

اداریہ

رئیس التحریر کے قلم سے

شام میں سات سال قبل شروع ہونے والی تحریک آزادی نازک ترین دور میں داخل ہو چکی ہے اس تحریک کو کچلنے کے لیے شامی صدر بشار الاسد نے ایران اور روس کی مدد سے شامی مسلمانوں کا بڑی بے دردی سے قتل عام کیا۔محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ شامی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تعداد بچوں عورتوں اور بوڑھوں کی ہے۔اور ایک کروڑ بیس لاکھ شامی مہاجرین در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ان میں لاکھوں لوگ ترکی' اردن' لبنان' سعودیہ اور یورپی ممالک میں پناہ حاصل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں جہاں بے شمار مسائل سے دوچار ہیں خاص کر بچوں کی تعلیم اور ان کی خوراک علاج معالجہ اہم ہیں۔روسی اور ایرانی افواج شام میں موجود ہیں فضائی حملوں کے علاوہ زمینی کارروائیوں سے سنی مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔

روس افغانستان میں اپنی شرم ناک شکست اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا انتقام شامی مسلمانوں کا قتل کر کے لے رہاہے۔چونکہ افغانستان یا دیگر اسلامی ممالک میں وہ یہ کام نہ کر سکا۔ اس کے ساتھ وہ اپنے نئے ہتھیاروں کا تجربہ بھی کر رہاہے حال ہی میں روسی صدر کا یہ بیان آیا کہ ہمارے بنائے گئے نئے ہتھیار بہت کامیاب ہیں۔رہے ایرانی تو وہ سنی مسلمانوں کا قتل ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ان کے ایک مذہبی رہنما کے بقول ہم امام منتظر کی آسانی کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔اس اعتبار سے شام کی جنگ کو مذہبی رنگ دیا گیاہے۔تاکہ اس قتل عام پر شیعہ لوگ احتجاج نہ کریں اسی وجہ سے لبنان میں موجود حزب اللہ جو کہ شیعہ کی مسلح تنظیم ہے۔کے نوجوانوں نے زینبیہ کے نام سے لشکر ترتیب دیا۔اور یہ مسلح جتھے لبنان سے شام میں داخل ہوتے ہیں اور انتہائی سفاکی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔شامی مسلمان خواتین کی عصمت دری بھی یہی لوگ کرتے ہیں۔

بشارالاسد نے اپنے اقتدار کی خاطر شام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ دمشق کے علاوہ تمام بڑے قابل ذکر شہر تباہ ہو چکے ہیں بڑی بڑی عمارتیں' پلازے' ہوٹل' کاروباری مراکز' سرکاری دفاتر' ہسپتال' سکولز کالجز اور تاریخی عمارتیں زمین بوس ہو چکی ہیں جو عمارتیں کھڑی ہیں وہ انتہائی خطرناک اور نا قابل استعمال ہیں' پانی' نکاسی آب' سیوریج' بجلی' کا اسٹرکچر مکمل برباد ہو چکا' گویا شہر کا تصور اور ڈھانچہ ختم ہو گیا ان بڑے شہروں میں حلب'' حمص' الرقہ' ادلب' حماۃ قابل ذکر ہیں۔ الجزیرہ ٹی وی نے اپنی ایک تفصیلی رپورٹ میں ان شہروں کے فضائی مناظر دیکھائے اور بتایا کہ یہ تمام شہر ختم ہو چکے ہیں یہاں انسانوں کی آباد کاری ممکن نہیں رہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دوسری جنگ عظیم میں طرفین نے جتنا بارود اور بم استعمال کیے اس سے زیادہ بارود اور بم روس نے شام میں استعمال کر دیئے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ شام کے شہروں میں تباہی و بربادی کتنی زیادہ ہوگی۔ دوسری جنگ عظیم میں تباہ ہونے والے شہروں کو آباد کرنے میں ایک عرصہ لگا۔ اور اربوں روپے صرف ہوئے۔

اور اب دمشق کے مضافات میں واقع الغوطہ شالی پر شدید بمباری کی جا رہی ہے۔ الغوطہ دمشق کے مشرق و مغرب میں واقع گنجان آبادیاں ہیں یہ علاقہ نہایت سرسبز اور باغات پر مشتمل ہے۔ یہاں پانی کی کثرت اور تروتازہ درختوں کی بھرمار ہے۔ خوبصورت پہاڑوں کے درمیان یہ علاقہ چشموں اور چھوٹی چھوٹی نہروں کی وجہ سے پرکشش ہے۔ بے شمار انواع واقسام کے پھل اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں یہاں آڑو' انگور' شہتوت' تین ایسے پھل بکثرت سے ہوتے ہیں یہ جگہ دنیا کی خوبصورت ترین جگہوں میں سے ایک ہے جو سیاحوں کے لیے پرکشش ہے۔ اس کے بارے میں ''عجائب البلدان'' میں لکھا ہے۔

''الغوطه هی الكورة التی قصبهادمشق وهی كثيرة المياه نضرة الاشجار متجاوية الاطيار مونقة الازهار ملتفة الاغصان خضرة الجنان...... واستدارتها ثمانية عشر ميلا كلها بساتين وقصور تحيط بها جبال عالية مع جميع جباتها ومياها خارجة من تلك الجبال وتمتدفی الغوطة عدة انهار وهی

انزہ بقاع الارض واحسنہا"

اس قدر خوبصورت علاقہ اور لاجواب محلات اور شہر کو بموں کے ذریعے مٹی میں ملا دیا گیا شام کے تمام قابل ذکر شہر صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں انہیں اگر آباد کرنا چاہیں تو کھربوں ڈالر اور کم از کم سو سال چاہیے۔

یہ بات تو ہر ذی شعور جانتا ہے کہ شہروں کی رونق عمارتوں سے نہیں بلکہ بنیادی چیز انسانی آبادی ہے۔لوگوں کی چہل پہل آمدورفت کاروبار تعلیمی اداروں میں طلبہ وطالبات سرکاری اداروں میں اہلکار ہی دراصل شہر کا حسن ہیں اب جبکہ تمام بڑے اور قابل ذکر شہر اجڑ چکے ایک کروڑ بیس لاکھ افراد نقل مکانی کر چکے شہر ویران اور کھنڈرات میں بدل گئے۔ بشارالاسد کن پر حکومت کریں گے۔اقتدار کی ہوس واقعی بہت بری ہے۔اس کے لیے وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ مجھے اپنی امت پر یہ خوف نہیں کہ وہ بھوکے مریں گے۔اور نہ ہی دشمن ان پر غلبہ پائے گا بلکہ گمراہ امراء اور حکمران اگر وہ ان کی اطاعت کریں گے تو فتنہ میں ہونگے اور اگر مخالفت کریں گے تو قتل کریں گے۔

عن ابی امامة مرفوعا ؛ لست اخاف علی امتی جوعایقتلهم ' ولاعدوایحتاجهم ولکن اخاف علیهم ائمة مضلین ان اطاعوهم فتنوهم ' وان عصوهم قتلوهم

بشارالاسد کی شکل میں ایک درندہ اور انسانی خون کا پیاسا حیوان شام میں آتا ہے۔ جسے ذرا بھی شرم وحیا نہیں۔جس کے سینے میں دل نہیں۔جس میں رحم کا مادہ نہیں۔معصوم بچوں کو قتل کر کے راحت محسوس کر رہا ہے۔اپنا جنت نظیر ملک تباہ کرالیا۔غیر ملکی افواج کے ذریعے اپنی ہی عوام کے چیتھڑے اڑا دیئے۔لیکن ذرا ملال نہیں ہوا۔روس اس پر خوش ہے کہ اسے اپنے اسلحہ کو چیک کرنے کے لیے میدان مل گیا۔

سات سال سے یہ قتل وغارت ہو رہی ہے لیکن عالمی طاقتیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں بلکہ باقاعدہ فریق ہیں جس کا دل چاہے جہازوں کے ذریعے نہتے مسلمانوں پر بم برسائے۔

اسلامی ممالک کی بے حسی اور مجرمانہ خاموشی معنی خیز ہے۔ حکمرانوں کے سینوں میں دل نہیں ! کیا انہیں معصوم بچوں اور عورتوں کے لاشے نظر نہیں آتے۔ آہ وبکاہ کرتی لہولہان بچیوں کی چیخیں سنائی نہیں دیتیں۔ بوڑھے مردوزن کے نوحے اور فریادیں ان کے کانوں تک نہیں پہنچتیں۔ عفت مآب بہنوں کے سروں سے نوچے جانے والے دوپٹے نظر نہیں آتے۔ یہ کیسے حکمران ہیں۔ صرف اس لیے آواز بلند نہیں کرتے کہ کہیں ان کے پیروں کے نیچے سے اقتدار نہ پھسل جائے خود کو محفوظ اور جنت میں بیٹھا دیکھتے ہیں۔ انہیں اپنے تخت کی فکر ہے مسلمان بچے مرتے ہیں تو کیا ہوا؟

شام کے اس بحران کا خطرناک پہلو دین کی تبدیلی ہے۔ جس طرف بہت کم توجہ دی گئی وہ مہاجرین جو یورپ منتقل ہوئے۔ ان کی بڑی تعداد جرمنی میں ہے۔ اس کا تذکرہ ہم پہلے بھی انہی صفحات میں کر چکے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق بیسیوں مسلمان روزانہ بتسمہ لیتے ہیں یعنی عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔ تاکہ یورپ میں مستقل قیام کا حق مل جائے اس کا تذکرہ العربیہ ٹی وی کر چکا ہے۔ لیکن اب یہ دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ ذکر کرتا ہوں ۔ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے قادیانی فرقے کا سربراہ شامی بچوں سے مل رہا ہے۔ تصویر سے ایسے لگتا ہے کہ وہ کسی ایسے مرکز میں گیا ہے۔ جہاں شامی یتیم اور بے سہارا بچے قیام پذیر ہیں۔ ملاقات کی تصویر سوشل میڈیا پر جاری کی گئی ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کہ ایک طرف شامی سنی مسلمان پہلے ہی تباہ حال دربدر ہوگئے وطن سے کیا محروم ہوئے اب ان کے ایمان پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ وہ بھی سلامت نہ رہے تو کیا بنے گا؟ ان کی بے بسی اور مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے کرسچین مذہبی رہنما اور قادیانی متحرک ہو چکے ہیں امداد کی آڑ میں ان کا دین بدل رہے ہیں۔

کہاں ہیں مسلمان تنظیمیں اور مذہبی جماعتیں؟ کہاں ہے تبلیغی جماعت' کہاں ہیں اسلام کے نام پر قائم فلاحی ادارے؟ کدھر ہیں مذہبی پیشوا' علماء کرام؟ کہاں ہیں ختم نبوت پر سیاست کرنے والے لیڈر؟ ایسا لگتا ہے کہ بحیثیت مجموعی ہم مردہ قوم ہیں۔ ہم کیسے لوگ ہیں؟ کہ

اپنے لٹے پٹے مسلمانوں کو ایمانی تحفظ بھی فراہم نہ کریں۔ مسلمان کیا۔ یہ خاک کا ڈھیر ہے! ہم اپنی اپنی جماعتوں گروہوں میں خوش ہیں۔ مسلمان کو اپنی جماعت میں شامل کر کے فتح کا جشن مناتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے کر کے دوسروں پر فخر کرتے ہیں۔ نمود و نمائش پر اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جس میں انہیں دنیاوی فائدہ ہو۔ ہم ان سطور کے ذریعے تمام مذہبی جماعتوں اور تنظیموں سے خواہ ان کا تعلق پاکستان سے ہو۔ یا دیگر ممالک سے اپیل کرتے ہیں کہ انہیں سر جوڑ کر بیٹھنا ہوگا۔ اور اس نازک ترین مسئلہ پر فیصلہ کن قدم اٹھانا ہوگا۔ اپنے مسلمان بچوں کو کفار کی یلغار سے بچائیں۔ خاص کر قادیانی فتنے سے آگاہی کے لیے عرب علماء کی خدمات حاصل کریں۔ اور حقیقت حال واضح کریں۔

شام میں جاری سات سالہ بحران میں جو تباہی و بربادی ہوئی وہ یقیناً ناقابل بیان ہے لیکن اس بحران کا المناک اور کربناک پہلو مسلمان خواتین کی عصمت دری ہے۔ بشار الاسد کے گماشتے ایرانی وحشی اور روسی درندے مل کر وحشیوں کی طرح خواتین پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اب تک ہزاروں خواتین ان کی جنسی درندگی کا شکار ہو چکی ہیں۔ یہ وہ بحران ہے جو کسی کو دیکھائی نہیں دیتا شامی عورتوں کی بے حرمتی پر روزانہ ایکسپریس میں فرحین شیخ نے بڑی تفصیل سے لکھا وہ کہتی ہیں یہ وہ نقصان ہے جس کی تلافی ہو ہی نہیں سکتی یہ وہ درد ہے جس کا مداوا ممکن ہی نہیں مزید لکھتی ہیں شام کی سرزمین پر یوں عقوبت خانے ایک ناقابل معافی گناہ ہیں جہاں صرف مملکت کے قرار دیئے گئے باغیوں کو وحشت ناک سزاؤں سے نہیں گزارا جارہا بلکہ ان کی بہنوں بیویوں اور بیٹیوں کے لیے بھی زندگی کو بھیانک ترین بنایا جارہا ہے جیلوں میں عورتوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی ان کی ایک عام سزا ہے ساتھ ہی ان کو بے لباس کر کے لٹکایا جاتا ہے۔ بری طرح زدوکوب کے ساتھ ساتھ کرنٹ لگایا جاتا ہے۔ سزا کے طور پر لڑکیوں کو تنہا ایسی کوٹھیوں میں بند کر دیا جاتا ہے جہاں پہلے سے کوئی لاش پڑی ہو۔ مسلسل دی جانے والی سزاؤں سے ان عقوبت خانوں میں عورتیں ہیپاٹائٹس، خون کی کمی، اور ریپ کی وجہ سے انفیکشن کا شکار ہو رہی ہیں۔ لیکن ان کا کوئی مسیحا نہیں ان عورتوں کا

قصور کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔صرف یہ کہ وہ مسلمان ہیں۔مزید لکھتی ہیں کہ سی این این (CNN) کے ایک رپورٹر نے جب شام کا دورہ کیا تو وہاں ٹیکسی ڈرائیور نے اسے بتایا کہ جب شامی خاندان یہاں سے نقل مکانی کرتے ہیں تو بارڈر پر پولیس اہلکاران کو روک کر تقاضا کرتے ہیں کہ وہ اپنی جوان لڑکیوں کو یہیں چھوڑ جائیں ورنہ پورے خاندان کو گولیوں سے بھون دیا جائے گا۔سی این این کی رپورٹر لکھتی ہیں کہ ڈرائیور نے بتایا وہ کتنے ہی ایسے خاندان دیکھ چکا ہے جن کے پاس اپنی روتی بلکتی جوان بچیوں کو شامی اہلکاروں کے حوالے کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔پورا کالم نقل کرنا مشکل ہے وہ آخر میں لکھتی ہیں یہ جہنم ٹھنڈا ہو بھی گیا تو بھی اب کبھی امن وسکون لوٹ کر نہیں آسکے گا۔ایک طرف قتل عام کر کے جسموں کو بے جان کیا جارہا ہے۔تو دوسری طرف ریپ کے ذریعے عورتوں اور بچیوں کا یہ سکون ان کی روحوں سے محروم کیا جارہا ہے۔ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکنا پڑے گا اسی میں انسانیت کی بقاء اور فلاح ہے۔(3مارچ 2018ء روزنامہ ایکسپریس)

شام میں بحران در بحران کی اصل وجہ بڑی طاقتوں کے درمیان رسہ کشی اور کھینچا تانی ہے۔امریکہ اپنے مفادات کے لیے حالات خراب کرتا ہے۔جبکہ روس اپنے اثر رسوخ کو بڑھانا چاہتا ہے اور ایران اپنے توسیعی پسندانہ عزائم کی تکمیل کے لیے ارض شام میں موجود ہے۔اور اس کی خواہش ہے کہ اگر بشار الاسد کی حکومت رہ بھی گئی تو وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے پسندیدہ حکومت تشکیل دے گا۔یہ بھوکے بھیڑیئے جس طرح سے شام کو جھوڑ رہے ہیں اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے انسانیت کی تذلیل کے ساتھ شام کے مستقبل کو ہمیشہ کے لیے برباد کر رہے ہیں۔

بشار الاسد کو سوچنا ہوگا کہ آخر کب تک وہ لوگوں کا قتل عام کر کے بچوں اور بوڑھوں کے خون سے ہولی کھیلے گا۔عورتوں کی عصمت دری کر کے وہ کبھی بھی اپنے اقتدار کو استحکام نہیں دے سکتا۔امت مسلمہ اور خاص کر مسلمان حکمرانوں کو اب اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔کہ وہ ظالم کا ہاتھ روکیں اور مظلوم شامیوں کی مدد کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔(آمین)